سوال: استعارہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: استعارہ عربی زبان کے لفظ، مستعار سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں" ادھار لینا۔""علمِ بیان کی رو سے کسی چیز کے لوازمات یا اس کی خصوصیات کو کسی دوسری شے سے منسوب کر دینا، استعارہ کہلاتا ہے اور جب کوئی لفظ اپنے مجازی معنوی میں اس طرح بیان ہو کہ حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن چیز ہے کیا، چرخِ کہن کانپ رہا ہے

سوال: اسم ضمیر سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسم ضمیر وہ فعل ہے جو کسی نام کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً خالد آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور وہ کھیلنے چلا گیا۔ جہاں لفظ "اس" اور "وہ" اسم ضمیر ہیں جو کہ خالد کی جگہ استعمال ہوئے۔

سوال: پلاٹ کیسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: ادبی اصطلاح میں پلاٹ سے مراد واقعات کی کڑی در کڑی وہ زنجیر ہے جو ایک کہانی کو مسلسل کرتی ہے۔ جو کہانی میں تسلسل کا باعث بنتی ہے۔ پلاٹ ایک ایسا غیر محسوس وجود ہے جس کے ذریعے کوئی بھی افسانوی ادب تحریر کرنے والا ادیب دراصل کرتا کیا ہے کہ واقعات کو تسلسل دیتا ہے۔

پلاٹ کی اقسام:

مستقیم پلاٹ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کہانی ایک خاص نکتے سے شروع ہوتی ہے اور سیدھی چلتے چلتے طویل قصے کے بعد بالآخر کسی اور کسی اپنے منطقی انجام کو پہنچتی ہے۔

دوسرا محوری پلاٹ ہوتا ہے جس میں کہانی ایک خاص مرکز کے گرد گھومتی ہے اور جس نکتے سے کہانی شروع ہوتی ہے ایک دائرہ بناتے ہوئے ایک مکمل دائرہ بناتے ہوئے بالآخر اسی نکتے پر آکر ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے بہت سے سادہ پلاٹ ہوتے ہیں۔ جس میں بالکل سیدھی سادی سی کہانی ہوتی ہے۔

سوال: تشبیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: تشبیہ کا مطلب ہے کسی شے کو کسی دوسری شے کے مانند قرار دینا۔

"علمِ بیان کی رو سے مشترک خصوصیات یا صفات کی بنا پر ایک شے کو دوسری شے جیسا قرار دینا، تشبیہ کہلاتا ہے۔"

عمر، شیر کی طرح بہادر ہے۔

شاہین، چاند کی طرح خوبصورت ہے۔

سوال: تشبیب کیسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ قصیدہ کا رکن اول ہے، اس میں شاعر اپنے ممدوح کی تعریف و توصیف کے لیے ماحول تیار کرتا ہے۔ ایک ایسی فضا بندی کی جاتی ہے کہ جس میں تعریف و توصیف کا مزہ اور لطف دوچند ہو جائے۔ اس سلسلے میں شاعر واردات قلبی کا بیان بھی کرتا ہے۔ احوال زمانہ بھی بیان کرتا ہے۔ اور مناظر فطرت کی عکاسی بھی۔ عربی شعرا اس سلسلے میں عموماً عشقیہ موضوعات پر زیادہ بات کرتے ہیں تاہم فارسی شعرا نے اس میں خاصی وسعت پیدا کر دی ہے اور یہی وہ تشبیب ہے جو بعد ازاں غزل کا نقش اول بھی قرار پائی۔

سوال: تلمیح سے کیا مراد ہے؟

جواب: "تلمیح کے لفظی معنی اشارہ یا رمز کے ہیں۔"

"جبکہ ادبی اصطلاح میں جب کوئی شاعر یا نثر نگار کسی قرآنی آیت، حدیث مبارکہ، تاریخی واقعے، یا کسی کے قول کا چند لفظوں میں اس طرح حوالہ دے کہ ان الفاظ کو سمجھے بغیر شعر یا جملے کی درست تفہیم ممکن نہ رہے، تو ایسے الفاظ کا استعمال صنعتِ حسنِ تلمیح کہلاتا ہے۔"

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

سوال: حقیقت نگاری کیسے کہتے ہیں؟

جواب: لغوی اعتبار سے حقیقت کے معنی "اصلیت، اصل اور حال، سچائی، صداقت" کے ہیں۔

ادبی طور پر حقیقت نگاری کی یا حقیقت نگار کی تعریف کرتے ہوئے ڈاکٹر فخر الحق نوری لکھتے ہیں:

"حقیقت نگار خیالی یا مثالی دنیا میں رہنے کی بجائے گرد و پیش کی نظر آنے والے ٹھوس مادی دنیا کو موضوع بناتا ہے۔ حقیقت پسند

ادیب تخیل پر امرِ واقعہ کو ترجیح دیتا ہے اور ماضی کی بجائے حال کے مسائل و معاملات کو اہم جانتا ہے۔ چونکہ زندگی کی معروضی تصویر کشی اس کا مقصود ہے اس لیے وہ اپنی ذات کو ادب پارے میں نمایاں کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔"

سوال: داخلیت اور خارجیت کا فرق واضح کریں؟

جواب: داخلیت، داخل کا اسم ہے جس کے معنی اندر، باطن اور اندر پہنچا ہوا کے ہیں۔ ادبی اصطلاح کے طور پر داخلیت کا مفہوم یہ ہے کہ کلام میں ذاتی واردات و کیفیات، نازک احساسات اور لطیف جذبات کو پیش کیا جائے۔ داخلیت سے مراد یہ ہے کہ شاعر باہر کی دنیا سے غرض نہیں رکھتا بلکہ اپنے دل کی دنیا میں جھانک کر اس کی واردات کا اظہار کرتا ہے۔ اگر باہر کی دنیا کے بارے میں کچھ کہتا ہے تو اسے بھی شدید داخلیت میں ڈبو کر پیش کرتا ہے۔

تھا وہ تو رشکِ حورِ بہشتی ہمیں میں میر
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنی قصور تھا

خارجیت، خارج کا اسم صفت ہے جو داخل کی ضد ہے۔ خارجیت کے معنی، ظاہر داری، ظاہریت اور باہر پر زور دینے کے بنتے ہیں ۔ ادبی اصطلاح میں خارجیت کا مفہوم یہ ہے کہ مخصوص داخلی دنیا کی واردات اور جذبات واحساسات اور کیفیات کے اظہار کی بجائے ظاہری حسن کے بیان، سراپا نگاری اور محبوب کے خدوخال کی تصویر کشی پر زور دیا جائے۔

سوال: خطوط نگاری کیسے کہتے ہیں؟

جواب: خطوط نگاری یا خط ایک ذاتی نوعیت کی تحریر ہوتا ہے اسے لکھتے وقت ہر شخص یہ نہیں سوچتا کہ وہ کسی ادب پارے یا فن پارے کی تخلیق کر رہا ہے یہی وجہ ہے کہ عموما! مکتوب نگاری کو یا خطوط نگاری کو ادبی صنف بسا اوقات نہیں گردانا جاتا لیکن یہ لکھنے والے کا اسلوب ہوتا ہے، اس کا اندازِ تخاطب ہوتا ہے جو اس کے الفاظ کو اس کی تحریر کو ادبیت کا مرتبہ دے دیتا ہے اور غالب نے تو اپنے خطوط میں ایسا اسلوب اختیار کیا کہ جسے اگر ہم یہ کہیں کہ فورٹ ولیم کالج کے بعد جدید اردو کا نقشِ اول خطوط غالب تھے تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ غالب کی نثر کے بعد کچھ ایسا سیلابِ آیا، کچھ سادگی و سلاست اور برجستگی کا ایسا طوفان آیا کہ تمام کی تمام مرصع کاریوں، تمام کی تمام الفاظ آرائیوں اور لفظی بازی گری کو بہا کر لے گیا۔

سوال: ڈرامہ کیسے کہتے ہیں؟

جواب:''لفظ ڈرامہ انگریزی زبان کے لفظ 'Draw' سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں کر کے دکھانا، کھینچنا، یا عمل کرنا۔'' کر کے دکھانا، عمل کرنا، کھینچنا۔ یعنی یہ وہ امتیازی خصائص ہیں دراصل جو ڈرامے کی صنف کو افسانوی نثر یعنی داستان، ناول اور افسانے سے ممیز کرتے ہیں۔ ڈرامہ دراصل پڑھنے کی نہیں، دیکھنے کہ چیز ہے۔ ڈرامہ دراصل ضابطۂ تحریر میں لانے سے پہلے کر کے دکھانے کی چیز ہے۔

سوال: ردیف سے کیا مراد ہے؟

جواب:''ردیف عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی ''گھوڑے پر کسی کے پیچھے سوار ہونے والے کے ہیں''۔ اسی طرح یہ لفظ ''ساتھی، رفیق، ہم نوا'' کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

''شعری اصطلاح میں وہ الفاظ جو غزل یا قصیدے کے پہلے دونوں مصرعوں کے آخر میں اور پھر ہر دوسرے مصرے کے آخر میں دہرائے جاتے ہیں، ردیف کہلاتے ہیں۔''

مثال کے طور پر یہ شعر دیکھئے

تھا مستعار حسن سے اس کے جو نور تھا

خورشید میں بھی اس ہی کا ذرہ ظہور تھا

سوال: رعایت لفظی سے کیا مراد ہے؟

جواب: رعایت لفظی یعنی لفظوں کے ذریعے مزاح پیدا کرنا۔ لفظوں کی تھوری سی ترتیب بدل کر، لفظوں کا تلفظ بدل کر، لفظوں کی معنویت کو بدل کر، لفظوں کو نئے معنی نئے پہنا کہ جو مزاح پیدا کیا جاتا ہے اُسے ہم رعایت لفظی کہتے ہیں۔

سوال: رموز اوقاف کا ادب میں کیا استعمال ہے؟

جواب:''رموزِ اوقاف دو عربی الفاظ رموز اور اوقاف کا مرکب ہے۔ رموز، جمع ہے رمز کی، جس کے معنی ہیں'' اشارہ کرنا یا راز'' جب کہ اوقاف جمع ہے، وقف کی، جس کے معنی ہیں'' ٹھہراؤ''۔

اصطلاح میں رموزِ اوقاف سے مراد وہ علامات ہیں جو ایک لفظ کو دوسرے لفظ اور ایک جملے کو دوسرے جملے سے الگ کرتی ہیں اور عبارت کو بامعنی بنانے میں معاون ہوتی ہیں۔''

سوال: سفر نامہ کیسے کہتے ہیں؟
جواب: "ایک سیاح جب اپنے جغرافیائی اور سماجی گرد و پیش سے نکل کر کسی دوسرے مقام پر پہنچتا ہے تو اسے وہ تمام چیزیں جو اس کے اپنے مولود و منشا کے مانوس ماحول سے مختلف ہوتی ہیں، اختلافِ ماحول اور اختلاف معاشرت کے باعث دلچسپ ہوتی ہیں وہ انہیں دوسروں (بالخصوص اپنے ہم وطنوں) کے لئے قلم بند کرلیتا ہے۔ ایسی تحریر کو ہم ادبی صطلاح میں سفر نامہ کہتے ہیں۔"

سوال: سوانح عمری سے کیا مراد ہے؟
جواب: سوانح عربی زبان کا لفظ ہے جو دراصل سانحہ کی جمع ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ سانحہ سے مراد ہے حادثہ ہے۔ جب ہم اسی لفظ کو وسیع معنوں میں لیتے ہیں یعنی اس کے معنوں کو آگے بڑھاتے ہیں یا وسعت دیتے ہیں تو سانحہ یا سوانح صرف حادثے تک محدود نہیں رہتا کسی ایسے ناخوشگوار واقعہ تک محدود نہیں رہتا۔ جو اچانک ہماری زندگی میں گزر جاتا ہے۔ بلکہ سوانح یا سانحہ کا مطلب واقعات، حالات اور سفر زیست بھی ہو جاتا ہے۔ یعنی پھر توسیعی اعتبار سے سوانح سے مراد پوری زندگی لیتے ہیں۔ کسی بھی شخص کا وہ سفر جو وہ محد سے لہد تک طے کرتا ہے۔ روزِ اول سے روزِ آخر تک کا تمام تر سفر جب کوئی لکھاری یا مصنف اپنی تحریر میں صفحہ قرطاس پر اتار دیتا ہے۔ تو پھر ہم اس تحریر کو سوانحی نگاری کہتے ہیں۔

سوال: عینیت سے کیا مراد ہے؟
جواب: "اردو میں عینیت کی اصطلاح انگریزی کی اصطلاح Idealism کے ترجمہ کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ عینیت کا لفظ عین سے نکلا ہے جس کے معنی جوہر، حقیت یا ذات کے ہیں۔"

سوال: غزل سے کیا مراد ہے؟
جواب: اردو شاعری کی لازوال صنف غزل ہے۔ لفظ غزل عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "عورتوں سے باتیں، عورتوں سے متعلق باتیں یا ان کے حسن و عشق کا تذکرہ۔ اور ہرن کے منہ سے نکلنے والی آواز جو شکاری کے شکار کے وقت خوف میں وہ نکالتا ہے"۔
ابتدا میں قصیدے کے اولین جزو تشبیب کی بات کی گئی۔ جس نے قصیدے سے الگ ہو کر غزل کی شکل اختیار کرلی۔ قصیدے میں

شاعر تعریف و توصیف بیان کرتا ہے۔ عربی قصیدہ گو عشقیہ موضوعات پر بات کرتے ہیں۔ اہل فارس نے ان موضوعات کو وسعت بخشی اور یہ وسعت اردو ادب میں آتے آتے بے کراں ہو گئی۔ اہل فارس نے تشبیب سے غزل کو نکالا اور اردو ادب نے اس صنف کو وسعت دی۔

سوال: قافیہ کیسے کہتے ہیں؟

جواب: ”قافیہ کے لفظی معنی پیچھے آنے والے یا پے در پے آنے والے کے ہیں۔“

”شعری اصطلاح میں وہ ہم وزن اور ہم آواز الفاظ جو غزل اور قصیدے کے پہلے مصرعوں میں اور بعد ازاں ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں ردیف سے پہلے آتے ہیں قافیہ کہلاتے ہیں۔“

وہ اپنی خُو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
سبک سر بن کہ کیا پوچھیں کہ ہم سے سر گراں کیوں ہو؟
وفا کیسی، کہاں کا عشق، جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل! ترا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو؟

سوال: قصیدہ کی تعریف کریں؟

جواب: قصیدہ کلاسیکی صنف ہے۔ یہ عربی زبان کے لفظ ”قصد“ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ”ارادہ“ اور قصیدے کے معنی بیان کرتے ہوئے ماہرین لسانیات اسے گاڑھے مغز سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ دراصل قصیدے کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ اس صنف میں بلند و بانگ لہجے سے کام لیا جاتا ہے انداز تکلم پر شکوہ ہوتا ہے اور رفیع خیال کے ساتھ شاعر کسی شخصیت کی تعریف و توصیف بیان کرتا ہے

اس صنف کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے یا یوں سمجھئے کہ اس صنف کے بنیادی طور پر چار اجزاء ہوتے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ تشبیب ۲۔ گریز ۳۔ مدح ۴۔ دعا

سوال: مثنوی کی تعریف کریں؟

لفظ مثنوی عربی زبان کے لفظ ”ثانیاً“ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں دو۔ مثنوی کے لغوی معنی ہیں دوہرا کرنا۔ اس کا ہر شعر اپنا الگ

ردیف اور قافیہ رکھتا ہے۔

سوال: مرثیہ کی تعریف کریں؟
جواب: لفظ مرثیہ عربی زبان کے لفظ ''رثیٰ'' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں میت پر بین کرنا، گریہ زاری کرنا۔
مرثیہ خالصتاً فارسی صنف ادب ہے جو صفوی خاندان میں ایران میں شروع ہوئی۔ موضوعاتی اعتبار سے مرثیہ دو خصوصیت کا حامل ہوتا ہے۔ اول مرحوم ممدوح کی تعریف و توصیف، دوسرے واقعات کربلا کا بیان۔ ایران میں لکھے جانے والے مرثیے واقعہ کربلا تک محدود نہیں تھے لیکن اردو ادب تک آتے آتے مرثیہ گوئی کی صنف واقعہ کربلا تک محدود ہو کر رہ گئی۔

سوال: مزاح کے عناصر کون کون سے ہیں؟
جواب: مزاح کے عناصر درج ذیل ہیں:
1 رعایت لفظی
2 مزاحیہ صورت واقعہ
3 مزاحیہ کردار
4 پیروڈی
5 طنز

سوال: مضمون کیسی تحریر کو کہتے ہیں؟
جواب: ''مضمون کی خصوصیات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ نثر کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے جو اپنے موضوع سے مکمل اور منطقی طور پر بحث نہیں کرتا بلکہ موضوع کے متعلق مصنف کے خیالات کو ظاہر کرتا ہے۔ خیالات جو سنجیدہ بھی ہو سکتے ہیں اور نہیں بھی۔

سوال: مقطع سے کیا مراد ہے؟
جواب: مقطع عربی زبان کے لفظ ''قطع'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی ''کاٹنے'' کے ہیں۔

”شعری اصطلاح میں غزل کا قصیدے کا وہ آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے، مقطع کہلاتا ہے۔“

سخت کافر تھا جس نے پہلے میر
مذہب عشق اختیار کیا
(میر)

سوال: ناول سے کیا مراد ہے؟

جواب: ناول انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ انگریزی سے اردو میں آیا ہے۔ لیکن یہ لفظ بنیادی طور پر انگریزی کا نہیں ہے یہ لفظ اطالوی ہے جس کے معنی ہیں ”نئے“ کے ہیں۔ ناول داستان سے مختلف ہوتا ہے ناول میں تمام کردار حقیقی ہوتے ہیں۔ مرکزی کرداروں کو واضح کرنے اور کہانی کو بیان کرنے اور اس کے مراحل مثلاً آغاز و اختتام کو چند ثانوی کرداروں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اس میں پلاٹ مضبوط اور منظم ہوتا ہے۔

سوال: مضمون کی اقسام کون کون سی ہیں؟ ان کی وضاحت کریں۔

جواب: مضمون کی درج ذیل اقسام ہیں:

۱۔ شخصی مضمون وہ مضمون ہے جس میں کسی شخصیت پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔ یعنی کسی شخصیت کا خاکہ ہم پیش نہیں کرتے ہیں۔ لیکن اوصاف پر بات کرتے ہیں۔

۲۔ بیانیہ مضمون وہ مضمون ہے جس میں خاص موضوع پر ہلکے پھلکے انداز میں کسی بحث و تمحیص کے بغیر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

۳۔ کرداری خاکہ یا کرداری مضمون اس مضمون کو کہتے ہیں جس میں مضمون نویس کسی شخصیت کا سراپا پیش کرتا ہے۔ اس کے کردار کی خصوصیات پر روشنی ڈالتا ہے۔ کچھ اس کی ہیئت کچھ یوں ترتیب دیتا ہے کہ ہمارے سامنے اس شخصیت کا مکمل خاکہ آجاتا ہے اس کے متعلق بنیادی آگاہی حاصل ہوتی ہے جس پر مضمون نویس لکھ رہا ہوتا ہے۔

۴۔ تنقیدی مضمون اس مضمون کو کہتے ہیں جس میں کسی بات کا کسی موضوع کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ یعنی اس کے محاسن و معائب پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ یا اس کی تشریح و توضیح کی جاسکتی ہے اس کی وضاحت ہو سکتی ہے۔ یعنی محاسن و معائب' اچھائیاں اور برائیاں۔ توضیح و تشریح و وضاحت۔ یعنی اس کو آسان الفاظ میں پیش کرنا کسی مشکل موضوع کو آسان روی سے بیان کرنا تنقیدی مضمون کہلاتا

ہے۔

۵۔ ادارتی مضمون

Typical صحافتی چیز ہے۔ جس میں ایک اداریہ لکھا جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اخبارات کے شروع میں ہی اداریہ ہوتا ہے۔ جس میں مدیر اخبار کا اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ یہ خیالات سیاسی نوعیت کے بھی ہو سکتے ہیں۔ کھیلوں کے متعلق بھی ہو سکتے ہیں۔ معاشرت کے متعلق بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن بہر حال ان میں ہلکا پھلکا انداز اختیار کرتا ہے۔ فلسفیانہ بات چیت نہیں ہوتی۔

۶۔ مفکرانہ مضمون یہ وہ مضامین ہیں جس میں فلسفہ حیات سے بات ہوتی ہے۔ جس میں فلسفے کے گورکھ دھندے سمیٹنے یا نمٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ مضمون خاصے گاڑھے نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک کے لئے ان کو سمجھنا آسان نہیں اسے وہی سمجھ سکتا ہے جو اس میں دل چسپی رکھتا ہو۔

سوال: ''من و تو'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: من و تو دو الفاظ کا مرکب ہے۔ من اور تو۔ من سے مراد ''میں'' ہے اور ''تو'' سے مراد ''تم'' ہے اس کا استعمال شعر میں عشق حقیقی اور عشق مجازی کے لیے اس وقت ہوتا ہے جب محبوب اور عاشق کے درمیان ''میں'' اور ''تو'' ختم ہو جاتا ہے۔

تصوف کی اصطلاح میں جب انسان رب تعالیٰ کے اتنے قریب ہو جاتا ہے کہ وہ ہر مصیبت' پریشانی کو رضائے الٰہی سمجھتا ہے اور اس سے بھی خوش ہوتا ہے اس میں سے دوئی کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔ وہ شریعت اور طریقت کے تمام مراحل طے کر لیتا ہے پھر ہر شے اس کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے۔ اسی کے متعلق اقبال نے فرمایا ہے:

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ

سوال: ناول ''مراۃ العروس'' میں ماما عظمت کا کردار کیسا ہے؟

جواب: ماما عظمت خادمہ ہے جو کہ امور خانہ داری کے ساتھ ساتھ گھر کا سودا سلف بھی لاتی ہے اور سودا سلف لاتے ہوئے وہ روپے پیسے میں ہیرا پھیری کرتی ہے اور اس میں چغل خوری کی بھی عادت ہے۔ اس کی ان عادات کو اصغری چند ہی دنوں میں جان لیتی ہے اور اپنے سسر کو کہہ کر اسے اس کے کیے کی سزا دلواتی ہے۔